فون نمبر ۲۶۱۳۵ — ۶۸۹ — رجسٹرڈ نمبر ۱۷۷۶ ایل

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار

پندرہ روزہ

ایڈیٹر ڈاکٹر سید احمد علوی نسیم — قیمت فی پرچہ ۱۵ نئے پیسے

سالانہ ۳ روپے — حضرت حجاز — للعہ
فی پرچہ — شمارہ ۱۵ نئے پیسے
ترسیل زر کا پتہ

۱۔ شمس علوی منیجر کاکوری اخبار نمبر ۳ امین آباد پارک لکھنؤ
۲۔ مبارک بکڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں جملہ خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱۵ — ۱۵ مارچ مطابق ۱۰ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ — شمارہ نمبر ۱۲-۱۳

نذر عقیدت

قطعہ دعائیہ

چشمۂ فیض ہیں تو پھر عنایت ہوں گے
وقت آئے گا یہی شاہِ ولایت ہوں گے
ہیں ضیا پاش جو انوار شکیل حافظ
انشاء اللہ یہ مہتاب ہدایت ہوں گے

دیگر

ہے دعا سب کی تو اقبال دو بالا ہوگا
نت نئی رات تو دن اور نرالا ہوگا
ہیں شکیل، اور جو رہبر ہے ضیا حیدر
یہ اندھیرے میں بھی جائیں تو اجالا ہوگا

دیگر

در حبیب کا جو احترام کرتے ہیں!
بقدر ظرف غلامی بس نام کرتے ہیں!
جھکائے سر ہیں جو جو کھٹ پہ آکے تو لے
عقیدتوں کے سہارے سلام کرتے ہیں

پیش کردہ
ضیا حسنین خاں ضیا

نعت

مولوی سید عرفان احمد صاحب کاکوروی ثم لکھنوی

پھولوں کی لطافت کیا کہنا، غنچوں کی صباحت کیا کہنا
طیبہ ترے گلشن میں ہر سو پھیلی ہے جو نکہت کیا کہنا
وہ خُلق مجسم کیا کہنا، وہ پیکر رحمت کیا کہنا
کونین بھی جس پر فخر کرے وہ شمع رسالت کیا کہنا
دیکھے ہیں نگاہ عالم نے کیا، پوچھئے کیا دربار مگر
منسوب ہے جو اک کملی سے وہ شان و شوکت کیا کہنا
رہتا نہیں خالی یوں تو کبھی یادوں سے کسی انسان کا دل
جس وقت مگر وہ یاد آئیں وہ وقت سعادت کیا کہنا
جو راہِ ہدایت دکھلائے کیا بات پھر اس پیغام کی ہے
جو دردِ دل کو تسکیں دے اس نام کی عظمت کیا کہنا
انسان کو کیا انسان جس نے ایماں کو کیا ایماں جس نے
پیکر نور حقیقت کیا کہنا، وہ شمع ہدایت کیا کہنا
خوشبو دیتے ہیں خود دامن بھر لینا دنیا میں بھی کو آتا ہے
پھولوں سے جو ہیں گلشن کے ہر جس کو محبت کیا کہنا
جو عرش معلی تک پہونچا اللہ کا جو محبوب بنا
اس شخص کی رفعت کیا کہنا، اس شخص کی عظمت کیا کہنا
دنیا کا کوئی پھر زنداں ہو یا عرصۂ محشر ہو کوئی
حاصل ہے شفاعت ان کی تو پھر عرفان کی قسمت کیا کہنا

یہ دعائیہ قطعات تقریب ختم قرآن کے موقع پر ضیا حسن خاں صاحب ضیا، شاہجہاں پوری نے نذر عقیدت پیش کئے تھے ہم ناظرین کی دلچسپی کے لئے شائع کر رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

یہ بہترین نعت شریف جشن اجتماع عید الفطر کے موقع پر مولوی سید عرفان احمد صاحب کاکوروی ثم لکھنوی نے پڑھی تھی حاضرین کی طرف سے کافی داد و تحسین حاصل کی۔ (ایڈیٹر)

عید کس کی عید، کیسی عید

یہ مضمون عید کے اجتماع میں پڑھنے کیلئے لکھا گیا تھا مگر تنگیٔ وقت کی بناء پر پڑھنے کی نوبت نہ مل سکی۔ ایڈیٹر

"جہاں ابرِ غم مسلط ہو، جہاں آہ و فغاں کے نالے بجتے ہوں جس دنیا میں دکھ درد کا طوفان بپا ہو، جہاں سکون و اطمینان کے پردے چاک چاک ہو چکے ہوں جس سرزمین پر دنیا پیٹ بھر آب و دانہ کو ترستی ہو۔ جہاں بیوہ اپنے محبوب کی جدائی کے آنسو بہاتی ہو، جہاں یتیم اپنے والدین کی ممتا کو ترستے ہوں جس قفس کے قیدیوں کو پھڑ پھڑانے کی ممانعت ہو۔ جہاں ہجر و فرقت کے افسانے سنائے جاتے ہوں، جہاں غم و اندوہ کے افسانے اور قصے پڑھے جاتے ہوں۔ جہاں ہلاکت و افلاس کے بادل امنڈتے ہوں۔ جہاں بے اطمینانی کوسوں دور ہو جہاں کلفت، پریشانی خیز اور مضطرب کن ہو۔ جہاں کا شیوہ بیوفائی، ظلم و جفا ہو۔ جہاں کا طریقہ تعصب و تنگ نظری ہو۔ جہاں بے چینی کے ولولے جوش پر ہوں۔ جہاں کا خرمن و امن سوختہ ہو۔ جہاں شیرازہ اخوت پراگندہ ہو۔ جہاں نہ تازیانی رہا ہو نہ نیاز ہی، نہ محبت ہو نہ پیار ہو۔ جہاں نہ حسن کی رنگینی ہو نہ محبت ہو نہ محبت کی لطافت ہو۔ جہاں کی خوراک غم ہو اور جہاں کی بات نشتر میں چھپتی ہو۔ جہاں نہ گل ہو نہ گلشن نہ باغ ہو نہ بہار۔ نہ گل و بلبل کی سی محفل ہو۔ جہاں نہ شبنم کی سی عطر ریزی ہو۔ جہاں نہ عنادل کی سی وارفتگی ہو۔ جہاں کے گل خار بنکر کھٹکتے ہوں۔ جہاں ہر طرف اداسی چھائی ہوئی ہو۔ جہاں نہ ہنسی نہ خوشی ہو۔ جہاں قہقہوں کے بدلے ابدی خاموشی ہو۔ وہاں کی عید کیا اور عید کی خوشی کیا۔

قلب محزوں چشم پرنم یہ بھی کوئی عید ہے
دوریٔ احباب کا غم یہ بھی کوئی عید ہے

کوئی مونس ہے نہ مشفق ہے نہ ہمدم پاس ہے
عید کے دن بھی ہے راحت دور ہے غم پاس ہے
کون ہے یاں کس سے کہئے کس سے ملنے جائیے
کس کے آگے جاکے لب ہائے مسرت کھولیے
کون دیکھنے والا ہے اپنے دل ناشاد کا
نذر کس کو دیجئے تحفہ مبارکباد کا
غیر گردوں ہیں یہاں کا رفیق بھی غیر ہے
ہر مکاں بھی غیر ہے اور ہر مکیں بھی غیر ہے
اشک کیوں آنکھوں میں ہیں غم کیوں ہے دل میں جاگزیں
حال کیا ہے یہ بھی کوئی پوچھنے والا نہیں

عید ان کی ہے اور جشن ان کی ہے اور انہیں کے لئے عید کی خوشی بھی ہوتی ہے۔

جہاں فرحت و انبساط کے شادیانے بجتے ہوں جہاں سکون و اطمینان کی ہوائیں چلتی ہوں جہاں فارغ البالی موجیں مارتی ہو۔ جہاں خوشحالی کے بادل چھائے ہوئے ہوں۔ جہاں عزت و ناموری کی بارش ہوتی ہو۔ جہاں خوشی و مسرت کے پرجوش نغمے سنائی دیتے ہوں۔ جہاں محبت کی داستانیں کانوں میں پڑتی ہوں۔ جہاں وفاداری کے نغمے نظروں سے گذرتے ہوں جہاں سکون کا دریا موجیں مارتا ہو جہاں میل ملاپ کا نام تہذیب ہو۔ جہاں امن کے خوشنما پرندے راگ الاپتے ہوں، آزاد ہوں۔ جہاں خاموشی کی پرسکون تانیں سنائی دیتی ہوں۔ جہاں ہر فرد و بشر محبت میں سرشار ہو۔ جہاں کا باغ حسن بہار پر ہو۔ جہاں حسن کی رنگینی ہو۔ جہاں دولت کی فراوانی ہو۔ جہاں گل ہوں، گلشن ہوں، جہاں کا خار بھی پھول کی طرح آنکھوں کو بھاتا ہو۔ جہاں حیدر کی نغمہ ریزی ہو۔ جہاں بلبلوں کی مدح خوانی ہو جہاں ہر طرف بشاشت چھائی ہو۔ جہاں رحم و کرم کا دریا جوش پر ہو۔ جہاں اخوت ہو، مروت ہو، ہمدردی ہو، احسان ہو، اتفاق ہو۔ محبت کے قہقہے ہوں۔ ہر طرف بہار کی سی رنگینی ہو۔ جہاں کا

(باقی صفحہ ۴ پر)

مختصر رپورٹ کاکوری اخبار

جو اجتماع عید میں پڑھی گئی

آئیے لگے ہاتھوں آپ کو اخبار بیتی بھی سناتا چلوں۔ وہ اخبار جس کی ابتدا گذشتہ سال عید الاضحیٰ کے موقع پر الحاج مولانا مصطفیٰ حسن صاحب فریاد کے دولت کدہ پر بڑے طمطراق وعدوں اور بڑے پرجوش دلولوں کے ساتھ کی گئی تھی۔ وقتی جوش و خروش دیکھتے ہوئے عطیات کے وعدے بھی اطمینان بخش ہوئے تھے۔ کمیٹی انتظامیہ بھی منتخب ہو گئی تھی۔ دو تین جلسے بھی ہوئے۔ پے در پے تقاضوں نے ہم کو اس پر مجبور کر دیا کہ ہم بلا تاخیر اخبار کا اجرا کر دیں چنانچہ ہم نے یہ سوچکر کہ رجسٹرڈ نمبر زیادہ سے زیادہ بیس پچیس دن میں ہم کو مل جائے گا۔ ہم نے پندرہ ستمبر کو اخبار کا اجرا کر دیا۔ اس وقت تک عطیات بھی وافر تعداد میں وصول نہ ہو پائے تھے۔ ہوا یہ کہ مسلسل چار پانچ ماہ کی دوا دوش بیکار ثابت ہوتی رہی اور پوسٹیج میں دو پیسہ کے ٹکٹ کے بجائے آٹھ پیسے کے ٹکٹ لگا کر اٹھارہ دو بیس روپیہ کا خسارہ اٹھانا پڑا۔ جنوری ۶۳ء میں ہمیں رجسٹرڈ نمبر ملا۔ اس وقت آپ کا یہ اخبار حسب ذیل تعداد میں روانہ ہو رہا ہے۔

غیر ممالک میں ۹ پرچے جا رہے ہیں:- امریکہ ۲۔ ولایت ۱۔ کویت، جدہ ۱۔ مدینہ ۱۔ نائجیریا ۱۔ عراق ۱۔

پاکستان میں:- چاٹگام ۔ ڈھاکہ ۲۲

کراچی ۲۰۔ راولپنڈی ۹۔ لاہور ۶۔ مری ہونٹی اگری رحیم یار خان۔ پشاور وغیرہ ۱۰۔

بھارت ۵۴۔ لکھنؤ خاص ۴۴۔ کاکوری ۱۵۔ دعوت ۱۱۔ کل ۲۳۴

مالیاتی رپورٹ پیش کرنا جناب منیجر صاحب کی ذمہ داری ہے وہ پیش کریں گے مگر میری معلومات کا جہاں تک تعلق ہے کچھ زیادہ امید افزا نہیں ہے۔ جتنی آمدنی ہوئی لم سم اتنا ہی خرچ ہے۔ یعنی ۵۲۴ روپیہ آمد اور اتنا ہی خرچ ہوا۔

ایک ایڈیٹر کی حیثیت سے جو بار میرے کاندھوں پر آپ حضرات نے ڈالا تھا اچھا ہوا یا برا۔ کسی حد تک اپنا فرض ادا کر پایا ہوں۔ خود کچھ نہیں کہہ سکتا۔ فیصلہ آپ ہی حضرات کے سپرد ہے۔ اخبار کا جز وکل انتظام سوائے طباعت کے ایک ہی شخص سے لینا۔ بے ترتیبی غلطی، خامیاں ہر بات کا امکان ہو سکتا ہے۔

بڑی مشکل تو یہ ہے کہ دنیا میں ہمیشہ شکوہ شکایت اپنوں سے کی جاتی رہی۔ یہاں صرف شکایت زبان پر لانا گناہ قرار دیا جا چکا ہے لہٰذا ہوئے اس کے کہ اس بزم میں
نے مشاق سب طرح کے غم سہتا تم شمع صفت ہو کر جلنا بھی تو چپ رہنا
خاموشی اختیار کرنا پڑ رہی ہے۔

ممکن ہے ملتی اس کو زیادہ اہمیت نہ دیتی ہو۔ مگر جہاں تک سعید احمد کا تعلق اخبار سے رہا ہے یہ تمام پاپڑ صرف اور صرف ان بھائیوں کے دکھ درد معلوم کرنے اور ان کو مطلع کرنے کے لئے بیلے گئے جو دیس سے پردیس براجے رہے ہیں۔ مشرقی پاکستان سے صرف ایک ہستی محمد عارف صاحب علوی کی قابل فخر رسالے ہے جس نے کما حقہ اپنا وعدہ پورا کیا ہے یا راولپنڈی سے محمد ذکی صاحب علوی کے۔ مغرب سے صرف ممتاز احمد صاحب کے دوسرا شخص نظر نہیں آیا۔ تعجب تو یہ ہے بعض وہ ہستیاں جو ہمیشہ اخبار سے وابستگی کا اظہار کرتی رہیں اس مرتبہ دیسی دنگا میں گھری ہوئی ہیں کہ ان کو مضامین تک بھیجنے کی فرصت نہیں ملتی۔

سب ابد ختم ہم۔ افسانہ غم! نہ تو سن سکے گا نہ میں کہہ سکوں گا
جہاں تک تو ذکر جفائے فلک تھا اب آگے ہے ایکے ستم کی کہانی

باقی صفحہ ۲ - عید۔ کس کی عید۔ کیسی عید

اخلاق محبت جوش میں رنگا ہوا ہو۔ جہاں کی خزاں بھی دل گرفت ہو وہاں کی عید عید ہوتی ہے۔

جو کر لیتے ہیں استقلال سے رمضان کی منزل طے
انھیں عید مبارک خود مبارکباد دیتی ہے
کہیں تکبیر ہوتی ہے کہیں تحمید ہوتی ہے
محمد مصطفیٰ والوں کی ایسی عید ہوتی ہے۔
ہم اور ہماری عید تو بقول کسی کے ؎

خوشی اس سال ہے عشرت کی ہوا بندھ گیا — ہم تو بے چارے ہیں سب ... ہماری عید کیا۔ (رئیسؔ بتو)

پاکستانی ڈاک

(کراچی غرب)

کاکوری اخوان الصفا کی ورکنگ کمیٹی کا جلسہ صدر انجمن جناب اظہر الدین احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ جس میں انجمن کی فلاح و بہبود کے مسائل پر غور کیا گیا۔ سب سے پہلے انجمن کے سکریٹری احسان احمد صاحب علوی نے سابقہ رپورٹ پڑھ کر سنائی' جو بالاتفاق منظور ہو گئی۔ اس کے علاوہ اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ کاکوری اخوان الصفا کے زیر اہتمام ایک اسکول قائم کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی جو ابتدائی انتظامی امور جلد سے جلد شروع کر دے گی۔ کمیٹی مندرجہ ذیل اصحاب پر مشتمل ہے۔

بیگم ثریا عباسی صاحبہ کنوینر۔ انوار احمد صاحب علوی

اخلاق احمد صاحب علوی۔ سعید الدین صاحب علوی

اظہر الدین احمد صاحب کراچی صدر } دونوں ایکس آفیشیو ممبر
احسان احمد صاحب علوی سکریٹری } ہوں گے

میٹنگ میں یہ بھی طے پایا کہ عید ملاپ کا اجتماع عید کے دوسرے دن جناب اظہار علی صاحب عباسی کے دولت کدہ پر منعقد کیا جائے۔

روزہ کشائی: ندیم ضیاء علوی خلف اکبر علی صاحب علوی کی روزہ کشائی بتاریخ ۱۵ فروری ۶۳ء اہتمام کے ساتھ منائی گئی جس میں ندیم ضیاء کے دوست اور خصوصی اعزاء نے شرکت کی۔ ہم اس نیک تقریب کے موقع پر ندیم کے والدین کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کفیل احمد صاحب علوی جو اب تک ریڈیو انجینئرنگ میں اچھے عہدہ پر تھے۔ اب ۲۰ فروری کو ریڈیو لائن انجینئرنگ کا خصوصی کورس کرنے کے لئے لندن گئے ہیں۔ دو سال بعد آپ اَیرلائن انجینئرنگ لائسنس حاصل کر کے پاکستان واپس آئیں گے۔ خدا مبارک کرے۔

حافظ مقتدیٰ حسن صاحب علوی نے بحسن و خوبی اس سال بھی تراویح میں ۲۲ رمضان المبارک کو قرآن مجید ختم کیا۔ ختم میں احباب کی پر تکلف دعوت کی گئی۔ جنھوں نے آپ کو ہار پہناتے ہوئے پرخلوص مبارکبادیں پیش کیں۔

میخانہ ادب کراچی کا ماہانہ اجتماع حسب دستور یکم مارچ بروز جمعہ ہوا۔ شعراء نے اپنی تازہ طرحی غزلیں پیش کیں۔ جس سے سامعین کافی لطف اندوز ہوئے۔ مشاعرہ کا انتخاب آئندہ اشاعت میں ملاحظہ فرمائیے۔

(چٹاگانگ مشرقی)

والدہ کیپٹن شہاب احمد صاحب کچھ عرصہ سے علیل تھیں اب خدا کا شکر ہے کہ رو بصحت ہیں اگرچہ ابھی پورے طور سے افاقہ نہیں ہوا ہے۔

اہلیہ مولوی کلیم الدین صاحب عارضہ تنفس میں مبتلا ہو گئی ہیں اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔

اقبال ظہیر صاحب کا تقرر ڈھاکہ ایرپورٹ پر بحیثیت کمیونیکیشن آفیسر ہو گیا ہے اور موصوف نے اپنے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔

سرور الدین حیدر صاحب کی ٹانگ میں ایک پھوڑا نکل آیا تھا جس میں بہت تکلیف رہی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ پھوڑا پھوٹ گیا ہے۔ مگر ابھی بالکل افاقہ نہیں ہے۔

بعض تحریروں سے پتہ چلا ہے کہ چٹاگانگ میں بھی چیچک بہت زور و شور پر چل رہی ہے۔

واثق صاحب علوی کا بچہ نجیب۔ زاہدہ عزت صاحبہ کا بچہ ریحان۔ محمد خالد انصاری صاحب کے بچوں کے خسرہ نکل تھی۔ خدا کا شکر ہے سب بچے اچھے ہیں۔

زاہدہ عزت جو آج کل باپ بھائیوں سے ملنے چٹاگانگ آئیں ہیں۔ ابھی فی الحال قیام رہے گا۔

عزت علی صاحب صدیقی موصوف آجکل امریکہ گئے ہوئے ہیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

حالاتِ وطن



الحاج ڈاکٹر مصطفےٰ احسن صاحب علوی کرایاد کا نیا اعزاز

ڈاکٹر مولانا مصطفےٰ احسن صاحب علوی پروفیسر شعبہ عربی لکھنؤ یونیورسٹی کی علمی خدمات کا اعتراف اس سے پہلے بھی حکومت ہند کر چکی ہے۔ صدر جمہوریہ کی طرف سے انھیں خلعت فاخرہ اور پندرہ سو روپیہ سالانہ کا حسن حیاتی وظیفہ مل چکا ہے اب یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے عربی کی ریسرچ کے سلسلے میں مولانا موصوف کو پانچ ہزار سالانہ کی رقم ان کے پروفیسری کے ریٹائرڈ ہونے کے موقع پر ۲ سال کے لئے مرحمت کی ہے۔ موصوف کی ریسرچ کا موضوع اسلامی قانون شہادت ہے۔ ریسرچ کتابی صورت میں شائع ہوگی اور اس کے مصارف طبع کے لئے بھی ایک ہزار روپیہ کی رقم حکومت کی طرف سے دی گئی ہے۔ مولانا کا یہ اعزاز ان کی خدمات کے پیش نظر جو کہ اس کے مستحق تھے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن بھی مستحق مبارکباد ہے کہ اس نے عربی فارسی زبانوں کو بھی اپنی اس اسکیم کے سلسلے میں نظر انداز نہیں کیا۔ اس سلسلے میں جو فہرست جن ناموں کی شائع ہوئی ہے اس میں عربی کی نمائندگی مولانا موصوف کر رہے ہیں۔ ہم مولانا مصطفےٰ احسن صاحب کی خدمت میں دلی تہنیت مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

ولادت :-

معتبر ذرائع سے یہ پرمسرت خبر ہم تک پہونچی کہ بیگم افتخار احمد صاحب علوی کے محل دہلی میں لڑکی ہوئی اللہ مبارک کرے۔ دہلی اسپتال میں داخل کیا گیا تھا وہیں بذریعہ آپریشن ولادت ہوئی۔ اب الحمدللہ زچہ بچہ دونوں بخیریت ہیں۔

ہم مختار احمد صاحب علوی ننکانہ کو پوتی کی اور والد عبدالقدیر صاحب علوی کو نواسی کی ولادت پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

مراجعت وطن

محمد عارف صاحب علوی معہ بیگم محمد آصف صاحب علوی اور شکیلہ خاتون صاحبہ عارضی پرمٹ پر وطن آئے ہوئے ہیں، اپریل تک واپس ہو جائیں گے۔

عصرانہ

۳ مارچ بروز اتوار ایک زنانی محفل فرنگی محل لکھنؤ میں دولتکدہ محمد رضا صاحب انصاری منعقد ہوئی۔ شام کو عصرانہ دیا گیا جس میں لکھنؤ اور کاکوری کے اعزا اور عورتیں مدعو تھیں۔ یہ عصرانہ والدہ محمد رضا صاحب انصاری کی طرف سے محمد آصف علوی کے نومولود صاحبزادے کے وطن آنے کی خوشی میں دیا گیا۔

انیس خاتون بنت حافظ نصیر احمد صاحب علوی ایک سال بعد اپنے باپ کو دیکھنے حیدرآباد سے آئی ہوئی ہیں۔ موصوفہ بہت نحیف دکھ رہی ہیں۔ وطن آکر مقامی ڈاکٹر کو دکھایا ہے علاج ہو رہا ہے۔

بیگم راشد علیخان صاحب لکھنؤ سے یہ خبر کہ موصوفہ عارضی پرمٹ پر پاکستان تشریف لے گئیں تھیں بخیر و خوبی واپس آگئیں ان کی واپسی کا بیان ہے کہ بیگم صاحبہ کے داماد قدوائی صاحب کو ایک موٹر کے حادثہ سے دوچار ہونا پڑا، موٹر چور چور ہو گئی اللہ نے قدوائی صاحب کو بال بال بچایا تفصیل کا انتظار ہے ـــــ

حافظ نصیر احمد صاحب علوی۔ قریب قریب ایک ہفتہ ہوا کہ موصوف کو دست آ گئے تھے جس سے نقاہت بڑھ گئی مقامی ڈاکٹر معالج ہیں۔ دست کم ہو چکے ہیں۔

ارشاد علی صاحب علوی کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ موصوف عید کے بعد سے بخار میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ حکیم صاحب متوجہ کیا ہے بخار میں کمی ضرور ہو گئی۔ ابھی بخار گیا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔

موسم: موسم بہت خراب ہو رہا ہے۔ بیماریاں زوروں پر ہیں خصوصاً چیچک اپنے پورے شباب پر ہے قرب و جوار سے اموات کی خبریں بھی مل رہی ہیں۔ خود قصبہ میں ہر گھر میں بچے پڑے ہیں۔ بہتوں کے نکل چکی ہے اور نکل رہی ہیں اور اگر نہیں نکلی تو شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ باوجود اس کے کہ ٹیکے لگ چکے ہیں۔ حفظ ما تقدم کی دوائیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ جس سے اتنا ضرور ہے کہ مادہ کمزور پڑ رہا ہے اور خسرہ ہی میں زیادہ بچے مبتلا ہو رہے ہیں۔

شبانہ سلمہا صاحبزادی حضرت مصطفیٰ حیدر صاحب حسنین میاں اور اس کے بعد اب شبیر میاں کے خسرہ نکلی جس میں شبانہ نے سب سے زیادہ تکلیف اٹھائی۔ چیچک باوجود شدید بخار کے ابھر نہ پائی جس نے بچی کی حالت کو زیادہ پریشان کن کر دیا۔ بہرحال اللہ کا شکر ہے کہ اب اچھی ہے۔ بچے بھی اچھے ہیں۔ شبیر حبیب صاحبزادے معین احمد صاحب پر بھی شدید بخار میں مبتلا ہوا۔ ۲۹ رمضان المبارک کو اس کے بھی خسرہ دکھائی دی۔ عید کے دن بہت تکلیف رہی۔ تیسرے دن بخار اترا، اب الحمد للہ اچھا ہے۔

علالتیں:-

شیخ ارشاد الدین حیدر صاحب موصوف اللہ کا شکر ہے قریب قریب بالکل اچھے ہیں۔ نقاہت و کمزوری صرف زیادہ ہے۔ مرض صرف روپیہ میں ایک آنہ باقی ہے۔ علاج ابھی جاری ہے سندیلہ سے وطن آ گئے ہیں نماز عید میں تکیہ شریف پر شرکت کی۔

منشی احترام علی صاحب۔ اللہ کا احسان ہے کہ موصوف کو کافی افاقہ ہے۔ مرض بہت بڑی حد تک کم ہو چکا ہے۔ کمزوری اور نقاہت ابھی کافی ہے۔ موصوف نے بھی نماز عید میں شرکت فرمائی

مرتضیٰ علی صاحب عباسی موصوف اپنی آنکھ کھلوانے سیتاپور گئے ہوئے تھے۔ وہاں آپریشن ہوا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ اچھی آنکھ ہو گئی۔

منشی مشکور علی صاحب موصوف کو قریب قریب ہفتہ عشرہ ہوا کہ دوران سر کی تکلیف پیدا ہو گئی تھی تین چار دن تو تکلیف شدید رہی۔ حتیٰ کہ تکیہ سے سر نہ اٹھا پاتے تھے۔ مقامی ڈاکٹر کو متوجہ کیا ان کے علاج سے اللہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ کافی نفع ہوا اور اب اچھے ہیں۔ نماز عید کیلئے آستانہ کاظمیہ پر حاضر ہوئے۔

بیگم فاروق حسن صاحب۔ لکھنؤ سے خبر ملی ہے کہ موصوفہ کو نئی تکلیف بواسیر کی پیدا ہو گئی جس سے شدید پریشان ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عنایت فرمائے۔

بیگم محمد رضا صاحب انصاری لکھنؤ سے خبر ملی ہے کہ موصوفہ اس طرف ایک ہفتہ سے معدہ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ ڈاکٹر زیدی نے دیکھا۔ ان کا خیال ہے کہ آنتوں میں خرابی ہے جس سے رانگ گیس زدہ ریاح فاسدہ کی شکایت زیادہ ہے بہرحال معالجین کوشش کر رہے ہیں باری تعالیٰ صحت کاملہ عنایت فرمائے۔

بیگم حبیب اللہ صاحبہ لکھنؤ کی خبروں میں بتایا گیا ہے کہ موصوفہ پر ہائی بلڈ پریشر کا حملہ ہوا ہے جس سے کمزوری و نقاہت بڑھ گئی ہے۔ ڈاکٹر زیدی صاحب معالج ہیں۔ باری تعالیٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

اقبال اختر صاحب خلف مولوی قمر الدین صاحب علوی تعلیم سے فراغت کے بعد اب برسر روزگار ہو گئے اور بمبئی میں ایک امریکن کمپنی میں بحیثیت اسٹینوگرافر تقرر ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو برسرکار رکھے۔ آمین

سالانہ فاتحہ ۹ رمضان المبارک کو حسب معمول حضرت مولانا شاہ علی حیدر قلندر کا سالانہ فاتحہ تاریخ وصال پر ہوا۔

۲۱ رمضان کو حسب سالہائے سابق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا فاتحہ بھی ہوا۔ مجمع بہت کافی تھا۔

شمس الدین صاحب خلف جناب بدر الدین صاحب علوی کو علی گڑھ انجینئرنگ پاس کرنے کے بعد گورنمنٹ ملازمت مل گئی ہے انھوں نے اس وقت بحیثیت الکٹرک انچارج کام شروع کر دیا ہے اللہ مبارک کرے۔

شاہینہ توقیر عباسی بنت قاضی اسرار علی صاحب عباسی شادی کے بعد ۸ فروری ۱۹۶۳ء کو اپنے شوہر سید اعجاز حسین صاحب گردی کے ہمراہ ڈھاکہ روانہ ہو گئیں جو ڈھاکہ میں سلسلہ ملازمت مقیم ہیں۔ موصوف وہاں اکاؤنٹنٹ افسر ٹوناٹیڈ بنک ڈھاکہ میں ملازم ہیں۔

تقریب ختم قرآن پاک

۱۹ رمضان المبارک کو یہ تقریب بسلسلہ ختم قرآن پاک عزیز القدر نقی انور عرف شکیل سلمہٗ صاحبزادہ حضرت شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب بڑی شاندار طریقہ پر منائی گئی۔

۵ بجے محفل میلاد مبارک مسجد میں منعقد ہوئی مدعوین نے شام کو روزہ افطار کیا بعد نماز ماحضر تناول فرمایا۔

اعزا و قریب، مریدین، معتقدین کے بہت بڑے مجمع نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ محفل میلاد کے ختم پر لڈو تقسیم ہوئے۔ افطار کے بعد لذیذ طعام سے ضیافت کی گئی۔ ہم مولانا شاہ مجتبیٰ حیدر صاحب کی خدمت میں اس مبارک تقریب پر دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

---

۲۲ رمضان المبارک کو حافظ شاہ راشد علی صاحب کے صغیر سن صاحبزادہ مصطفیٰ علی عرف اچھے میاں کے ختم قرآن کی تقریب بھی سرانجام پائی۔ مسجد بنوا شاہ کو جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ محفل میلاد شریف کے بعد تقریب منائی گئی اعزا و خاص اور مریدین کا مجمع تھا۔ اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی ہم حافظ راشد علی صاحب اور صابر علی صاحب دونوں کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

کیا کاکوری گرلس اسکول میں پھر کشمکش شروع ہو گئی؟

ادھر دو ڈھائی سال سے کاکوری گرلس اسکول کا اسٹاف میل ملاپ سے رہتا چلا آرہا تھا۔ اور اردو کی طالبات بھی باوجود ایک ماسٹرنی ہونے کے زیادہ تعداد میں آرہی تھیں لیکن ہمیں یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ استانیوں کا اوپر سے الٹ پھیر کر دیا گیا ہے اور اب پھر اسٹاف میں وہی کشاکشی اور کشمکش کی نوبت آرہی ہے موجودہ تعداد لڑکیوں کی جہاں تک ہمیں علم ہے ۲۰۰ ہے اور اسٹاف میں چھ استانیاں ہیں جن میں سے قریب ۹۰ اردو کی طالبات ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ ۹۰ لڑکیوں کیلئے صرف ایک استانی ہے جبکہ اسے انگریزی بھی پڑھانا ہوتی ہے اور ۱۱۰ لڑکیوں کیلئے ۵ استانیاں ہیں جن میں آپس میں لڑائی جھگڑا اور پارٹی بازی اپنی انتہا کو پہونچ چکی ہے ہمیں ڈر ہے کہ اگر جلد ہی افسران متعلقہ خصوصاً جناب شیام منوہر صاحب صدر چیرمین ضلع پریشد اور مسٹر چوہان صاحب ڈپٹی انسپکٹر نے اس طرف فوری توجہ مبذول نہ کی تو یہ کشمکش تنازع کی شکل اختیار نہ کر جائے اور تعجب نہیں کہ ڈھائی تین برس پہلے کا سماں پھر سامنے آجائے۔

REGD. NO. A1776

اجتماع عید الفطر

حسب معمول سال گذشتہ امسال عید الفطر کا اجتماع عید کے دوسرے دن کوٹھی منشی احتشام علی صاحب عسکری مرحوم میں الحاج منشی احترام علی صاحب علوی کی دعوت پر منعقد ہوا۔ مومنین کی آمد ٹھیک ۴ بجے شروع ہو گئی تھی پونے ۵ بجے کوٹھی کا پر فضا لان ارباب وطن سے بھرا ہوا تھا۔ بعض حضرات نہ پہونچ پائے پھر بھی مجمع ڈیڑھ سو پونے دو سو سے کسی طرح کم نہیں تھا۔ قریب قریب گھنٹہ پون گھنٹہ عید ملنے اور سوئیوں کے خورد و نوش میں لگا اس کے بعد اجتماع کی جلسے کی شکل میں کارروائی شروع ہوئی جلسے کی صدارت کیلئے انیس احمد صاحب عباسی ایڈیٹر حقیقت کا نام پیش ہوکر متفقہ پاس ہوا۔ پہلے صغیر سن بچوں نے چھوٹی چھوٹی نظمیں پڑھیں۔ مولوی سید عرفان احمد صاحب عرفان نے پہلی نعت پڑھی۔ اس کے بعد ذکی احمد صاحب ذکی کاکوروی۔ محمد خالد صاحب علوی برق۔ مصطفےٰ حسن بزم آید۔ عبد الرؤف صاحب عباسی نے اپنا اپنا کلام سنایا۔ ایک صاحب نے مزاحیہ فیچر کی نقل کی۔ آخر میں ایڈیٹر کاکوری اخبار کو اخبار کی مختصر رپورٹ پڑھنے کا حکم ملا۔ نماز مغرب کا وقت آجانے کی وجہ سے جلسہ میں ایک انتشار سا پیدا ہو گیا کاکوری واپس ہونے والے روانہ ہو گئے کہا جاتا ہے کہ بعد نماز جناب صدر نے پھر حاضرین سے رکنے کی استدعا کی اور حاجی احترام علی صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اور مصطفےٰ حسن علوی کو ان کے نئے اعزاز پانے پر مبارکباد دی۔

چھپتے چھپتے:

مولوی کلیم الدین صاحب علوی کا انتقال

ایک معتبر ذریعہ سے یہ خبر وحشت اثر ہم تک پہونچی کہ مولوی کلیم الدین صاحب حسینی چٹاگانگ مشرقی پاکستان میں انتقال فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا۔ مرحوم پرانی وضع کے انسان تھے انجمن اخوان الصفا کاکوری کے ابتدائی ممبروں میں سے تھے۔ ہمیں اس حادثہ میں مرحوم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں سے دلی ہمدردی ہے اللہ مرحوم کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور غمزدہ بیوہ صاحبزادوں اور صاحبزادیوں کو صبر جمیل عنایت فرمائے۔

سانحۂ ارتحال

خان بہادر حاجی انعام علی صاحب عباسی کا انتقال ابھی خان بہادر مرتضیٰ علی صاحب علوی کے انتقال کی خبر کی سیاہی خشک نہ ہونے پائی تھی کہ آج یہ اندوہناک خبر ہم تک پہونچی کہ خان بہادر حاجی انعام علی صاحب عباسی کو بھی قضا کے ظالم ہاتھوں نے ہم سے چھین لیا۔ مرحوم کا طویل علالت کے بعد بعمر ۸۰ سال انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

مرحوم آنتوں کے کینسر اور یرقان میں مبتلا تھے۔ بہترین علاج معالجے کے باوجود امراض بڑھتے ہی گئے اور بالآخر خدا کی مرضی پوری ہو کر رہی۔ جنازہ میں شہر آگرہ کے ہزارہا مسلمان اور مرحوم کے متعدد ہندو دوست بھی شریک تھے آگرہ کے اسی قبرستان میں تدفین ہوئی جہاں مرحوم کے والد ماجد مرحوم اور انکی والدہ اور چھوٹے بھائی نثیر علی عباسی مرحوم دفن ہیں۔ مرحوم کا اخلاق ایسا تھا کہ آگرہ میں ان کے تمام جاننے والے اس سانحہ سے متاثر اور مغموم ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور غمزدہ بیوہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ حاجی صاحب مرحوم مخیر اور ہر دلعزیز بزرگ تھے بڑے مخیر اور کنبہ پرور تھے اپنے اخلاق، مروت اور اپنی مہمان نوازی سے ہر شخص کو اپنا گرویدہ بنا لیتے تھے۔ سنہ ۱۹۰۷ء میں آگرہ گئے۔ انجینئر کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ انگریزی دور حکومت میں خان بہادر کا خطاب دیکر گورنمنٹ نے ان کی پبلک خدمات کا اعتراف کیا تھا حضرت مولانا شاہ حبیب حیدر قلندر کے مرید تھے اور خاص والہانہ عقیدت رکھتے تھے اگرچہ آگرہ میں تقریباً مستقل سکونت اختیار کر لی تھی مگر وطن برابر آتے رہتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ صرف آستانہ گھسیٹ بلاتا ہے آتا ہوں ورنہ گھر بار کی ویرانی ویرانہ سے بدتر ہے۔ مرحوم کو کاکوری اخبار سے جو دلچسپی تھی وہ بیان سے باہر ہے وہ اخبار کے صحیح بہی خواہوں میں کہے جا سکتے ہیں۔

پرنٹر و پبلشر	سعید احمد علوی
مالک کا نام	کمیٹی انتظامیہ
مقام اشاعت	پریم گنج کاکوری
مقام طباعت	سرفراز پریس لکھنؤ
ایڈیٹر کا نام	سعید احمد علوی

میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ اندراجات میرے علم میں صحیح ہیں۔

دستخط [illegible] علوی